بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ

ایک اہم شرعی مسئلہ

قارئین کرام ایک زمانہ وہ تھا جب نعت پاک مصطفیٰ ﷺ پڑھی جاتی تو سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے لیکن اب کچھ عرصے سے نعت شریف میں ذکر کے نام پر جو انداز اپنایا گیا ہے اس سے نعت شریف کا تقدس باقی نہ رہا۔ ذمہ دار علمائے کرام نے اس سلسلے میں فوری روک تھام کیلئے دلائل سے اس کا رد فرمایا مگر اب بعض حضرات نے اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ جات سے اقتباسات نقل کرکے نا سمجھی میں یا جان بوجھ کر غلط تاویلات سے دلیل لانے کی کوشش لاحاصل کی۔ زبردست فتویٰ نبیرہ اعلیٰحضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری ازہری مدظلہ العالی کا عطا کردہ ہے جو اصل میں مفتی اہل سنت، مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب مدظلہ العالی کے فتوے کی تصدیق ہے جو پہلے بھی شائع ہو چکی۔ البتہ اب اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ سے لی جانے والی عبارات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ حضور تاج الشریعہ کے فتوے میں موجود عربی عبارات و مشکل الفاظ کی وضاحت قوسین میں کر دی گئی ہے تاکہ عوام اہلسنت بھی اس سے مستفیض ہوں۔ اللہ پاک اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمارے نعت خواں بھائیوں کو بھی اس شرعی مسئلے کو سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین علمائے کرام اپنی شرعی ذمہ داری محسوس فرماتے ہوئے عوام کو اس مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔

جمعیت رضائے مصطفیٰ

جامع مسجد حنیفہ جمشید روڈ نمبر ا کراچی

0333-2296205

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پاس ایک فتویٰ کراچی سے عزیز محترم مولانا عبدالعزیز حنفی کا لکھا ہوا تصدیق کیلئے بھیجا گیا مصروفیات اور مسلسل سفر کی وجہ سے بروقت اس فتوے کی تصدیق کرنے سے قاصر رہا فتویٰ ایک کیسٹ سے متعلق ہے جس میں ذکر ہے کہ آواز اس طور پر سنائی دیتی ہے جیسے دف کے ساتھ ذکر ہو رہا ہو اور سوال میں بھی مرقوم ہے اور زبانی طور پر بھی معلوم ہوا کہ ذکر کرنے والوں نے دف کا استعمال نہ کیا بلکہ اپنے منہ سے وہ ایسی آواز نکالتے ہیں جو دف کے مشابہ معلوم ہوتی ہے یہ مسئلہ چونکہ قابل غور تھا اس لئے لوگوں سے کیسٹ منگوا کر سنا۔ واقعتاً وہ آواز مشابہ دف معلوم ہوتی ہے۔

دف آلات لہولعب (کھیل کود) میں سے ہے جس کا استعمال اغلب احوال میں (اکثر و بیشتر) لہو ولعب کیلئے ہوتا ہے لہٰذا دف کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں۔ دف بغیر جلاجل (بغیر جانجھ) کی اباحت (جائز) بعض احادیث سے مثلاً اعلنو اھذا النکاح و اضربوا علیه بالدفوف (اس نکاح کا اعلان کرو اور دفوں کے ذریعے لازم کرو۔) وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے لیکن اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ اذا اجتمع الحلال و الحرام رجح الحرام (جب حلال وحرام جمع ہو جائیں تو حرام کو ترجیح ہوتی ہے۔) بنابریں ترجیح جانب حرمت کو ہے جس کی مؤید سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم المدرار کی احادیث شریفہ مثلاً امرت بمحق المعازف بعثنی ربی عزوجل بمحق المعازف (مجھے گانے بجانے کے آلات کو مٹانے کا حکم دیا گیا ہے۔ میرے رب عزوجل نے مجھے گانے بجانے کے آلات کو مٹانے کے لئے بھیجا۔) وغیرہما ہیں قطع نظر اس کے کہ حدیث مذکور اعلنو اھذا النکاح میں اجازت استعمال دف کی بغرض اعلان مفہوم ہوتی ہے یہی لیا جائے کہ بعض احوال میں ملاہی کی اجازت ہے مگر اس زمانے میں جبکہ لوگ تصحیح نیت سے قاصر اور احکام شرع سے غافل لہو ولعب میں منہمک ہیں سبیل اطلاق منع ہیں کما افادہ الامام جدی الھمام الشیخ احمد رضا قدس سرہٗ فی رسالته المبارکة ھادی الناس فی رسوم الاعراس . قال فی الدر المختار بعد حکایة عن امامنا ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه دلت المسئلة علی ان الملاھی کلھا حرام (جیسا کی امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نے اپنے رسالہ "ہادی الناس فی رسوم الاعراس" میں فائدہ پہنچایا۔ درمختار میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمانے کے بعد فرمایا کہ مسئلہ تمام کھیل کود کے آلات کے حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے۔)

یہ تو دف وغیرہ آلات لہو کے بارے میں تھا جو آواز ان آلات لہو کے مشابہ کسی طرح سے پیدا کی جائے اس کا بھی وہی حکم ہے جو ان آلات لہو سے نکلنے والی آوازوں کا ہے۔

اس کی نظیر گراموفون وغیرہ آلات سے نکلنے والی ان آوازوں کا حکم ہے جو قطعاً ان آلات لہو سے نکلنے والی آوازیں تو نہیں لیکن بلا شبہ یہ آوازیں ان آلات لہو کی آوازوں کی کاپیاں ہیں۔ لہذا گراموفون وغیرہ میں ان ملاہی کی آوازیں بھرنا اور انہیں سننا اسی طرح حرام ہے جس طرح ان ملاہی کا استعمال سننے سنانے کیلئے حرام ہے۔ سیٹی ایک مخصوص آواز نکالنے کا آلہ ہے اس جیسی آواز اگر منھ سے نکالی جائے تو یہ بالعموم طریقۂ فساق ہے، اور ناجائز ہے لہذا ان مندرجہ بالا امور سے روشن ہے کہ دف جیسی آواز نکالنا اگر چہ بغیر استعمال دف ہو، ناجائز ہے اور اگر یہ قصداً ہے تو تلہی (کھیل کود) ہے جو مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر ایسی آواز منھ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورت لہو کے مشابہ ہے لہذا اس سے بھی گریز چاہئے خصوصاً ذکر و نعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے دف کے استعمال کی رخصت نظر بہ بعض احادیث سے اگر ثابت بھی ہے تو ان اشعار میں ہے جن کا تعلق ذکر و نعت سے نہیں اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ کی اجازت سے حضور کی خدمت میں جب ایک گانے والی نے دف بجایا اور منجملہ اشعار کا یہ مصرعہ پڑھا

و فینا نبی یعلم ما فی غد (اور ہمارے درمیان ایسے نبی (غیب کی خبر دینے والے) ہیں جو آئندہ کل کی بات جانتے ہیں۔)

حضور ﷺ نے فرمایا **دعی ھذہ و قولی بالذی ما کنت تقولین** یہ رہنے دو اور جو پڑھ رہی تھیں وہی پڑھتی رہو کہ صورت لہو پر نعت شریف شایان شان نہ تھا اب حکم مسئلہ صاف ہو گیا اور وہ یہ کہ ایسی آواز جو دف وغیرہ کے مشابہ ہو منھ سے نکالنا جائز نہیں کہ طریقۂ فساق ہے اور ذکر وغیرہ میں اشد ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قالہ بفمہ و امر بر قمہ

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ

النزیل بجرہ من اعمال فیض آباد

ایسی آوازیں منھ سے نکالنا جن سے موسیقی کا دھوکہ ہو یا لوگ اسے موسیقی سمجھ کر موسیقی کا لطف اٹھائیں لہو و لعب میں شامل ہے اور ہر لعب حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تحسین رضا غفرلہٗ — شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

نعت ومنقبت اور قصیدہ خوانی میں دف بجانا سوءِ ادب (ادب کے خلاف) اور مکروہ وممنوع ہے اسی طرح ایسی آواز منھ سے بنانا اور نکالنا جس سے محسوس ہو کہ دف یا دیگر آلاتِ موسیقی بجائے جارہے ہیں ممنوع وناروا اور بے ادبی ہے، لہوولعب کی آوازیں منھ سے نکالنا عموماً فاسقوں کا طریقہ ہے جس سے اجتناب وغنا وآواز مزامیر وبہ انداز مزامیر ناجائز ہے نعت شریف میں اور خاص اسم جلالت کے ساتھ انداز صوتِ مزامیر اختیار کرنے میں نوع اہانت بھی ہے اس لئے اس کا عدم جواز شدید ہے اگرچہ نیت خیر ہو فالجواب صحیح وہو تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہٗ

دف کی آواز منھ یا کسی اور طریقہ سے بالقصد بنانا بھی مردوں کے لئے مطلقاً مکروہ ہے، ذکر ونعت شریف میں اس کی کراہت اور اشد ہے واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی شہید عالم رضوی جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

احتراز لازمی ہے خصوصاً اسم جلالت، اسم رسالت یا کلمہ شریف کا ذکر اس طرح کرنا کہ آلۂ موسیقی بجائے جانے کا شبہ ہو سخت ممنوع وناجائز ہے۔ وہو تعالیٰ اعلم

ازیں قبل میں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا تھا اس وقت یہ مسئلہ مجھ پر واضح نہیں تھا اب میں اُس جواب سے رجوع کرتا ہوں رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں معاف فرمائے اور فتویٰ نویسی میں خطاء ولغزش سے محفوظ ومامون رکھے آمین!

محمد ایوب مظہر دار العلوم وارثیہ، گومتی نگر، لکھنؤ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبد الرحیم غفرلہٗ القوی الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم خواجہ مظفر حسین

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد ناظم علی بارہ بنکوی الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد مظفر حسین قادری رضوی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد کمال، دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد یونس رضا الاویسی الرضوی غفرلہٗ خادم التدریس والافتاء جامعۃ الرضا ومرکزی دار الافتاء

هذا حكم العالم المطاع وما علينا الا الاتباع (یہ حکم پیروی کئے جانے والے عالم کا ہے اور ہم پر اس کی پیروی ہی لازم ہے۔) محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی غفرلہٗ القوی، مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل ایک مخصوص قسم کے ذکر کا رواج عام ہو رہا ہے جس میں حلق سے ایک مخصوص آواز جو مشابہ دف ہے صاف سُنی جاتی ہے بلکہ بیان کرنے والوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مائک کو دونوں ہونٹوں کے درمیان یا بالکل قریب کر کے اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ مزامیر کے مثل آواز پیدا ہوتی ہے بارہا کیسٹ سنے گئے اور دف جیسی آواز صاف سنائی دی، بالکل بعض مروجہ طریقوں میں یہ صاف آشکار ہے کہ محض ایک آواز مشابہ دف مسموع ہوتی ہے (سنی جاتی ہے) اور اسم جلالت ادا نہیں ہوتا اس پر یہ مستزاد (اضافہ) ہے کہ چھن چھن یا اس کے مشابہ کچھ آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں، ان امور سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ بتکلف ایسی آوازیں جو مشابہ ساز و مماثل دف ہوں نکالتے ہیں کسی مباح شعر میں ان آوازوں کی اجازت نہیں ہوسکتی کہ مزامیر شرعاً ممنوع ہیں اور اس طرح کی وہ آوازیں جو مشابہ مزامیر ہوں انکا بھی وہی حکم ہے۔

میرے سابقہ فتویٰ میں اس امر کی قدرے تفصیل ہے جو اس مضمون سے منسلک ہے اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ سے دف بے جلاجل (بغیر جانجھ) کی اجازت مطلقہ مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بہت جگہ پر اسے مختلف قیود و شروط سے مقید و مشروط فرمایا اسی عبارت کو لیجئے جو ایک فتویٰ میں نقل کی گئی (مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر نہ ہو اگر ہوں تو صرف دف بے جلاجل جو ہیات تطرب پر نہ بجایا جائے) یہ عبارت **بحمدہ تعالیٰ** ہماری مؤید ہے کہ ہم نے اپنے سابقہ فتویٰ میں کہا: اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے اور اگر ایسی آواز منہ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورت لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہیے خصوصاً ذکر و نعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے گا اس لئے کہ ارشاد فرمایا کہ ہیات تطرب پر الخ اور ہیات صورت کے مترادف ہے اور تطرب سے مراد تلہی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ صورت تلہی پر نہ بجایا جائے اور اس عبارت میں بظاہر صورت تلہی کی ممانعت فرمائی اور اس سے بدرجہ اولیٰ قصد تلہی کی ممانعت مفہوم ہوئی اور اس طرح یہ ارشاد اقدس ہمارے دعوے کا مؤید ہے پھر اس قدر عبارت جو اس فتویٰ میں منقول

ہوئی بہت مجمل ہے ناقل عبارت کو یا کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ یہی شرط بس ہے بلکہ فتاویٰ رضویہ کے اسی چوبیسویں حصہ میں اسی فتویٰ کے دس صفحہ بعد جہاں سے یہ مجمل عبارت اٹھائی گئی اعلٰحضرت ارشاد فرماتے ہیں شادی میں دف اجازت ہے مگر تین شرط سے (۱) ہیات تطرب پر نہ بجایا جائے یعنی رعایت قواعد موسیقی نہ ہو، ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو بس ہے کہ ضرور تال سم پر بجاتے ہیں۔ (۲) بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلقاً مکروہ ہے۔ (۳) عزت دار بیبیاں نہ ہوں۔

یہاں سے چند امور واضح ہوئے (۱) دف بے جلاجل کی اجازت مشروط محض شادی میں ہے حمد ونعت ومنقبت میں نہیں۔ (۲) ہیات تطرب جو وہاں مجمل ارشاد ہوا اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ رعایت قواعد موسیقی نہ ہوں نیز ہادی الناس فی رسوم الاعراس میں ارشاد فرمایا: شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت ہے جبکہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے لہو مکروہ تک نہ پہنچے۔ لہذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بالکل چھوٹی چھوٹی بچیاں یا باندیاں بجائیں اور ہر طرح کے منکرات شرعیہ اور مظان فتنہ (فتنہ کے گمان) سے پاک ہوں۔ اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہال حال سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے اس کے پابند رہیں اور حد مکروہ وممنوع تک تجاوز نہ کریں۔ لہذا سرے سے فتنے کا دروازہ ہی بند کیا جائے (ملخصاً فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۲۳، ص ۲۸۰) یہاں بھی شادی کی تخصیص سے صاف ظاہر ہے کہ دف کی شرائط مشروطہ خاص مواقع شادی کیلئے ہے اب اعلٰحضرت سے ہی صاف صریح سنئے اسی فتاویٰ رضویہ کے اسی طویل فتوے میں جو موسیقی سے متعلق ہے اسی عبارت سے متصل جو یوں نقل کی مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر۔ مسمع بالفتح جائے سماع مجلس فساق نہ ہو اور اگر حمد ونعت و منقبت کے سوا عاشقانہ غزل گیت ٹھمری (ایک گیت جو دو بول کا ہوتا ہے) وغیرہ ہو تو مسجد میں مناسب نہیں ہادی الناس فی رسوم الاعراس کے اقتباس سے یہ صاف آشکار ہے کہ نظر بحال زمانہ دف کی مطلقاً اجازت نہیں ہے یہی وہ ہے جو ہم اپنے سابقہ فتویٰ میں کہہ چکے ہیں سبیل اطلاق منع ہے۔

نیز اسی فتاویٰ رضویہ مترجم جلد۲۱ص ۶۶۴ میں ارشاد فرماتے ہیں قوالی کی طرح (میلاد شریف) پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ ڈھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور سخت حرام ہے اور صرف خوش الحانی مراد ہے اور کوئی امر مورث فتنہ نہ ہو تو جائز بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں۔ اس ارشاد اقدس میں حمد و نعت وغیرہ میں ڈھول کی صریح ممانعت پر مستزاد (اضافہ) فرمایا کہ حمد و نعت راگ (نغمہ، ترانہ) اور راگنی (بدکردار عورت کے گانے) کے طور پر نہ ہو بالجملہ سطور بالا سے صاف ہو گیا کہ دف کا استعمال مطلقاً ممنوع ہے دف بے جلاجل کی رخصت ایسی شرط سے مشروط ہے جن کا تحقق اس زمانے میں نامتصور یا سخت نادر و دشوار ہے لہٰذا بات وہی ہے کہ سبیل اطلاق منع ہے نمبر۳ سے رخصت بھی ذکر و نعت وغیرہ میں ہرگز نہیں یہ سب امور ہمارے سابقہ فتوے میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوئے اب کہ یہ مسئلہ پھر سے تازہ ہوا ذکر و نعت میں اس طریقہ نامحمودہ کا رواج زور و شور سے ہوا اس پر مزید یہ کہ اس طریقہ نامرضیہ (ناپسندیدہ) کی تائید میں ایک پرانا فتویٰ چند ناسمجھوں کے ہاتھ لگا جس میں اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طویل فتویٰ متعلقہ موسیقی سے چند عبارتیں جنہیں ناقل نے اپنے لئے مفید مطلب سمجھا اس فتوے میں ناقل نے ذکر کیں اور وہ عبارات جو صراحتاً ممانعت کا پتہ دیتی تھیں چھپا لیں یہ امر افسوسناک ہے کہ ایک طریقہ مذمومہ کی تائید کیلئے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات کا اس طور پر سہارا لیا جائے لہٰذا اپنے سابقہ فتوے پر یہ مضمون فقیر نے مستزاد کیا اور اپنے مضمون کو سیدی الکریم اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات سے مزین کیا تاکہ حقیقت کھلے اور لوگوں پر حق ظاہر ہو اور سابقہ فتوے کی ایک گونہ تائید و تشہید ہو بالجملہ ذکر مروجہ کی ہرگز اجازت نہیں ہو سکتی اور بعض صورتوں میں ذکر ہوتا ہی نہیں اور بعض میں دف اور ساز کے مشابہ آوازوں کے ساتھ یہ ذکر سنا جاتا ہے جس کی ممانعت کلام اعلیٰحضرت سے آشکار ہے۔ یہ ذکر ہرگز سانس سے نہیں ہوتا نہ ایسا ہے کہ بلا قصد و بے ساختہ ایسی ناروا آوازیں نکلتی ہیں بلکہ ضرور قصد کا دخل ہے خود اس فتوے میں جو حال میں بمبئی کے نوجوانوں کے ہاتھوں میں پہنچا یہ مذکور ہے (اس ذکر کے پڑھنے والوں نے کافی مشق کر کے ذکر کو اس دلکش انداز سے پڑھا ہے کہ قلب حزیں مسرور ہو جاتا ہے حالانکہ

بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ذکر دف کے ساتھ کیا جارہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دف کا مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا)

اور اس پر بنائے کار کہ دف کا مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا اصلاً مفید نہیں اور کافی مشق کرنا جس کا فتوے میں اعتراف کیا ہے دلیل قصد و تکلف ہے تو جا بجا قصد کی نفی بے جا ہے اور اس پر اعلٰحضرت عظیم البرکت کی یہ عبارت منطبق کرنا (اگر اتفاقاً اس کا پڑھنا کسی شعبہ موسیقی کے موافق ہو جائے نہ اس پر الزام اور نہ یہ شرعاً ممنوع) بے محل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاله بفمه و امر بر قمه

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ،

۲۔صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳۔مارچ ۲۰۰۶ء جمعہ مبارکہ

الجواب صحیح حق صریح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ،

۲۳۔صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

منجانب: جمعیت رضائے مصطفیٰ ﷺ

Mobile: 0333-2296205 E-Mail:jamiatrazaemustafa@hotmail.com

از قلم فتویٰ:

شہزادۂ سید العلماء، نوردیدۂ غوث الوریٰ، مہر طریقت

حضرت علامہ الحاج سید شاہ آل رسول حسنین میاں صاحب برکاتی نظمی مارہروی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نوریہ امیریہ مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

برصغیر کے نعت خواں حضرات نے نعت پڑھنے کا جو انوکھا انداز اپنا رکھا ہے اس کی حلت اور حرمت پر قلم اٹھانے سے پہلے آیئے دو باتیں ذکر کے متعلق ہو جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا: اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی یہ کہ جب تمہاری موت کا وقت آئے، تمہاری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔ فرمان الٰہی ہے: وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَہُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ط (اور جو رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے مسلط کر دیتے ہیں ہم اس پر ایک شیطان تو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شیطان ہر ابن آدم کے دل پر بے حس و حرکت بیٹھا ہوا ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنی زبان سے کرتا ہے تو شیطان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور دور چلا جاتا ہے۔ پھر جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان اسے اپنا لقمہ بنا لیتا ہے یعنی اسے اپنے قبضہ و تصرف میں لے کر لایعنی باتوں میں لگاتا ہے اور فاسد تمناؤں میں مشغول کر دیتا ہے۔

میرے جد اعلیٰ میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہٗ اپنی کتاب مستطاب سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں: ذکر کے طریقوں میں یہ بات بڑی اہم ہے کہ بندہ ہر وقت ذکر میں ڈوبا رہے۔ حضور قلب سے ذکر کرے اور ذکر میں غفلت نہ برتے۔ ذکر میں غفلت، ذکر سے غفلت بدتر ہے لہٰذا بندہ اپنی زبان کو اور دل کو ذکر اور معنی ذکر سے خالی نہ رکھے ۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز فرض نہ کی مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد مقرر فرما دی سوائے ذکر کے کہ اس کے لئے کوئی حد مقرر نہ کی جہاں اس کی انتہا ہو بلکہ بندوں کو حکم دیا کہ وہ ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہے اور

فرمایا: اُذْکُرُ اللّٰہَ ذِکْراً کَثِیْراً یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو، رات میں، دن میں، سفر میں، حضر میں، مال داری میں، فقیری میں، کھلے چھپے، غرضیکہ ہر حال میں۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے تو اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور جب وہ ذکر مجمع کے ساتھ کرتا ہے تو میں اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

ذکر خفی کی سند یہ ہے کہ سانس نکلتے وقت لا الٰہ کا تصور بامعنی کرے اور سانس لیتے وقت الا اللہ معنی کے ساتھ تصور کرے اور معنی یہ ہیں لا معبود ولا مقصود ولا موجود الا اللہ۔ یہ ذکر ہر وقت ہو سکتا ہے یعنی اس پر کھڑے، بیٹھے، لیٹے، تنہائی میں، مجمع میں، چلتے ہوئے، ٹھہرے ہوئے، کھانے پینے کی حالت میں غرض ہر طور پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ خَیْرُ الذِّکر الخفیّ سب سے اچھا ذکر ذکر خفی ہے۔

حضرت میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یاد رہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے ذکر کے وقت محمد رسول اللہ نہیں کہا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خاص تعلق ہے کہ حدیث قدسی میں ہے اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ یعنی جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو اے محبوب تم میرے ساتھ مذکور ہوتے ہو۔

آج کل نعت خوانی کی محفلوں میں جس انداز سے نعتیں پڑھی جا رہی ہیں انہیں نہ ذکر جہری کہا جا سکتا ہے نہ ذکر خفی۔ پاکستانی نعت خواں حضرات نے تو نعت کے آداب ہی اٹھا دیئے ہیں۔ اب ان کی نعت خوانی شور و غوغا بن کر رہ گئی ہے۔ تین چار لوگوں کو ایک الگ مائیک پر بٹھا دیا جاتا ہے اور وہ اسم ذات یا کلمہ کی تکرار شروع کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سینے سے اس طرح کی آوازیں بھی نکالتے ہیں جو ٹھیکے والے سازوں کا تاثر پیش کرتی ہے۔ لگتا ہے جیسے ڈھول یا دف بج رہی ہو۔ پور بندر میں اپنے ایک کرم فرما کے مکان پر ہم نے ایک ایسا کیسیٹ بھی سنا جس میں باقاعدہ چھن چھن کی آواز سنائی دے رہی تھی جیسے جھانجھ بج رہی ہو۔ ان آوازوں کو بیک گراؤنڈ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور

ان آوازوں کی ہم آہنگی میں اصل نعت خواں عربی یا اردو نعت پڑھتے ہیں۔ اس طرح بزعم خود، بیک وقت ذکر اور نعت کا تصور پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کوشش میں یہ نعت خواں حضرات اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ذکر نعت خوانی کے مقابلے میں ثانوی درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ ذکر کلمہ کی صورت میں ہو یا اسم ذات کی صورت میں بہر حال اللہ کا کلام ہے جب کہ نعت کتنے ہی بڑے شاعر کی کیوں نہ ہو بندے کا کلام ہے۔ بندے کے کلام کو اللہ کے کلام پر ترجیح دینا کہاں تک جائز ہے۔ رہی سہی کسر پوری کر دیتا ہے بازگشت والا ساؤنڈ سسٹم جسے دراصل نعت خواں اپنے بے سرے پن کو چھپانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہمارا یہ فائیو اسٹار نعت خواں جہاں بھی جاتا ہے اپنے ساتھ اپنا خود کا ایکو ساؤنڈ سسٹم بھی لے جاتا ہے۔ جس طرح قوال حضرات قوالی گاتے گاتے سازندوں کی طرف رخ کر کے انہیں طبلے کے ٹھیکے یا دوسرے سازوں کے متعلق اشاروں اشاروں میں ہدایت دیتے ہیں اسی طرح یہ ٹی وی اسٹار نعت خواں ساؤنڈ سسٹم پر بیٹھے ہوئے شخص کو اشارے کرتا رہتا ہے اور ان اشاروں کے حساب سے ساؤنڈ سسٹم کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ وہ جو تین یا چار لوگ الگ مائیک پر بیٹھے کلمہ یا اسم ذات کی تکرار کر رہے ہیں اور اپنے حلق یا سینے سے دف یا ڈھول کی آواز نکال رہے ہیں بڑا ہی مضحکہ خیز منظر پیش کرتے ہیں۔ پھر جب ہمارا ٹی وی اسٹار نعت خواں نعت پڑھنا شروع کرتا ہے تو ساری بردباری سارا ادب بالائے طاق رکھ کر ہر وہ حرکت کرتا ہے جو بھانڈپن سے مشابہ ہوتی ہے۔ جیسے جیسے محفل جوان ہوتی ہے ویسے ویسے نعت خواں کا رقص بھی شباب پر آتا ہے۔ پورے جسم کو ایسی ایسی اداؤں کے ساتھ تھرکایا جاتا ہے کہ اچھا خاصا مرد آدمی ہیجڑا نظر آنے لگتا ہے۔ بیچ بیچ میں اس قسم کے مہمل جملے سامعین کی طرف اچھالے جاتے ہیں: ذرا جھوم کے بولو مرحبا، لب چوم کے بولو مرحبا، دل تھام کے بولو مرحبا، ہاتھ اٹھا کے بولو مرحبا، ہاتھ لہرا کے بولو مرحبا، ذرا زور سے بولو مرحبا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری حرکتیں تو اہل ہنود کی بھجن کیرتن سبھاؤں میں ہوا کرتی تھیں، ہم مسلمانوں نے کب سے اپنالی؟

ایک دن ایک خاتون نے کیو ٹی وی پر فائیو اسٹار نعت خواں سے جس وقت یہ کہا کہ آپ جب اپنے مخصوص انداز میں اپنی نعت النبی صلو علیہ پڑھتے ہیں تو میری چھوٹی بچی ڈانس کرنے لگتی ہے تو یہ سن کر ٹی وی اسٹار نعت خواں رو پڑے تھے۔ خدا ہی جانے یہ آنسو ندامت کے تھے یا اپنی تعریف سن کر خوشی کے۔ اگر ندامت کے ہوتے تو نعت خواں

حضرت اپنے رب کے حضور صدق دل سے توبہ کرتے کہ آئندہ اس انداز سے نعت نہیں پڑھیں گے۔ مگر رقص و سرور کی یہ محفلیں آج بھی جاری ہیں۔ اور اب تو یہ میراث استاد سے شاگردوں کو منتقل ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان برائی کو بہت جلد قبول کرتا ہے۔ ہمارے ملک کے کئی مدرسوں میں بڑی محنت سے پاکستانی نعت خواں حضرات کے نقال تیار کیے جا رہے ہیں۔ اسے ہی بھیڑ چال کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستانی نعت خواں حضرات بھلا کیوں پیچھے رہیں۔ انہوں نے بھی بازگشت والے مائیک اور ساؤنڈ ایفیکٹ دینے والے ''ذاکرین'' کا استعمال شروع کر دیا ہے۔

امام عشق و محبت اعلیٰحضرت سیدی احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ آج اگر حیات ظاہری میں ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو پاکستانی نعت خواں حضرات کے ہاتھوں اپنی نعتوں کی درگت پر بڑے ہی غضب ناک ہوتے۔ کلام الامام کی کتر بیونت پاکستانی نعت خواں حضرات بڑی فراخ دلی اور دیدہ دلیری سے کر رہے ہیں کہ کوئی شعر کہیں چپکا رہے ہیں کوئی شعر کہیں۔ باپ کا مال سمجھ کر امام احمد رضا قدس سرہ کے اشعار میں اپنی مرضی سے رد و بدل کیا جا رہا ہے۔ پتہ نہیں کن کن مہمل گو شاعروں کی تک بندیاں اعلیٰحضرت کی نعتوں میں شامل کی جا رہی ہیں اور پھر اس طرح تیار شدہ کھچڑی کلام کو دف کے صوتی تاثر کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ ٹی وی اسٹار نعت خواں اس حساب سے یقیناً کامیاب ہیں کہ ان کی پڑھی ہوئی بلکہ گائی ہوئی نعتوں کی سی ڈی ریکارڈ توڑ تعداد میں بک رہی ہے۔ دولت اور شہرت کی خوب کمائی ہو رہی ہے۔ مگر اس گناہ کا کیا جو اس گستاخانہ انداز سے نعت پڑھنے والے اور نعت سننے والے جھولی بھر بھر کما رہے ہیں۔

ہم نے جن فائیو اسٹار نعت خواں کا ذکر کیا انہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام کی تنقید اور فتاویٰ کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ایک پروگرام میں کیو ٹی وی اسٹار نعت خواں نے یہاں تک کہہ دیا کہ کچھ لوگ تھوڑا بہت پڑھ لکھ جاتے ہیں تو دوسروں پر تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اپنے خلاف تنقید کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ تو وہی کریں گے جو ان کا دل چاہے گا۔ اپنی ضد پر اڑے رہنے کا یہ فرعونی انداز خوش بختی نہیں بلکہ بدبختی ہے۔

کیو ٹی وی کے مفتیوں نے بہت پہلے ہی اس طرح کی موسیقی بنیت نعت خوانی کے خلاف عدم جواز کا فتویٰ دے دیا تھا۔ مگر وہی مثل ہے کہ گھر کی مرغی دال برابر۔ سنا یہ گیا

ہے کہ جن مفتی صاحب نے ٹی وی اسٹار نعت خواں کے انداز کو ناپسندیدہ قرار دیا انہیں یہ سزا دی گئی کہ انہیں کیو ٹی وی کے حلقے سے باہر کر دیا گیا۔ سچ واقعی کڑوا لگتا ہے۔ پاکستانی مفتی صاحب کے فتوے کے چار سال بعد ہندوستان کے مفتیوں نے بھی اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے اور سب کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ پاکستانی نعت خواں جس انداز میں نعت پڑھتے ہیں وہ شرعاً ناپسندیدہ ہے اور اس سے گریز کیا جانا چاہئے۔ خانوادۂ اعلیحضرت کی آبرو، جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے کیو ٹی وی اسٹائل نعت خوانی پر جو مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے اس کے بعد اب اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ نعت خوانی کے بیک گراؤنڈ میں اللہ کے ذکر کو ساؤنڈ ایفیکٹ کے طور پر استعمال کرنا شریعت مطہرہ کی رو سے ناجائز ہے۔ اور جب اس طرح سے نعت پڑھنا جائز نہیں تو اسے سننے کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔ علامہ ازہری میاں صاحب کا فتویٰ غالباً آڈیو کیسٹ کی بنیاد پر ہے۔ اگر حضرت مفتی صاحب مذکورہ ٹی وی اسٹار نعت خواں کی نعت خوانی کا ویڈیو کیسیٹ دیکھ لیں تو مجھے یقین ہے کہ اس سے بھی شدید تر الفاظ میں اس نعت خواں کو پھٹکاریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے ذکر خدا اور ذکر رسول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے جو دین کو مذاق بنائے ہوئے ہیں اور ایسے مداریوں سے بھی محفوظ رکھے جو محفل نعت کے نام پر سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اپنے ریچھ کو جابجا نچاتے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلص اور باادب نعت خواں حضرات کو سلامت رکھے جو نہایت سنجیدگی اور بھرپور ادب کے دائرے میں رہ کر نعت خوانی کر کے عشق رسول کی شمع ہم سنیوں کے دلوں میں روشن کیے جا رہے ہیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولٰینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔

فقط

سید شاہ آل رسول حسنین میاں برکاتی نظمی مارہروی

سجادہ نشین، متولی، درگاہ عالیہ برکاتیہ نوریہ امیریہ، مارہرہ شریف، مقیم ممبئی۔

۱۵ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ / ۱۶ر مارچ ۲۰۰۶ء